بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

مدیر الحق کی نئی ذمہ داریاں کو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کسی خاص علاقہ، طبقہ یا قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام نوع انسانیت کو جامع اور ہمہ گیر ہے، اسی طرح تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین اور ورثاء، حضرات علماء بھی کسی خاص نسل یا خاص ملک کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں علماءِ حق نے ہر دور میں تعلیمات نبوت کی روشنی میں انفرادی اور اجتماعی طور پہ دنیائے انسانیت کے لئے راہِ ہدایت کے سنگ میل قائم کئے اور کفر و ظلمت کی فضاؤں میں ایمانی اور روحانی روشنی کے چراغوں کو دوام بخشا۔

خلیفہ راشد عمرؓ بن عبدالعزیز، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبل، قاضی ابویوسف، امام شعبی، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ ابن عربی، علامہ ابن تیمیہ، امام رازی، مجدد الف ثانی اور خواجہ اجمیری اپنے زمانہ کے علم و فضل، زہد و تقویٰ، سلوک و تصوف، تدریس، تصنیف و تالیف کے امام رہے مگر اس کے باوجود دینی سیاسیات کے مقتضیات کے مطابق دنیا کی رہنمائی بھی کی، درس و تدریس کے حلقوں اور حجروں سے نکل کر میدانوں کی جادہ پیمائی، حکمرانوں سے نبرد آزمائی، جابر سلاطین کے مظالم پر تنقید اور اصلاح و تدبیر کی مساعی ان کا ایک عظیم کارنامہ تاریخ اسلام کے سنہری باب اور ایک اہم روئیداد ہے۔ برصغیر میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی حیثیت اور شخصیت جامع اور ہمہ گیر تھی۔ وعظ و ارشاد، تصنیف و تالیف اور تصوف و سلوک کے امام ہونے کے باوجود ہندوستان میں سیاسی بدامنی اور قتل و غارت کی بیخ کنی جماعت کی تنظیم، رجال کار کی تربیت بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اعلاء کلمۃ اللہ، علم اور عمل اور سیاست و انقلاب کا گلزار ان ہی کا سجایا ہوا ہے۔ الجزائر کے امیر عبدالقادر، سوڈان کے محمد احمد، امام السنوسی اور سید احمد شہید سب اسی ایک سلسلہ کی سنہری کڑیاں ہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، شیخ الھند مولانا محمود الحسن، شیخ العرب والعجم مولانا مدنی، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری، مرد قلندر حضرت درخواستی، قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود، قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق،

ان سب حضرات کی دعوت کا مرکز و محور اخلاص و للہیت، احترام امت، علم و عمل میں سلف صالحین اور اکابر و مشائخ کا کامل اعتماد اور اتباع تھا۔ شاہ ولی اللہ کے تلامذہ ہوں یا سید احمد شہید کے جاں نثار رفقاء، مرکز علوم دارالعلوم دیوبند کے روحانی فرزند ہوں یا شیخ الہند رح کی جمعیۃ کے مخلص ورکر اور علماء، شیخ الاسلام مولانا مدنی کے علوم و معارف کے خوشہ چین ہوں یا شیخ لاہوری، حضرت درخواستی، مولانا مفتی محمود اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے کاروان جہاد کے سالار و رہنما، سب سرفروشی، جانبازی کا تصور لیکر اٹھے اور صحیح تجدید و اصلاح کر کے ایک ایسی صالح اور انقلابی جماعت پیدا کر دی جسکے افراد شمع رسالت کے پروانے اور سنت رسول کے نمونے تھے جنہوں نے اپنے خون کے رشتوں اور علاقائی وابستگیوں کو ایمان و محبت، عقیدت و احترام اور اطاعت و جانسپاری کے رشتوں پر قربان کر دیا تھا، ترویج شریعت کی جدوجہد میں عہدہ و منصب اور قیادت کی تحصیل کی بجائے سپاہی بننے پر اصرار کرتے تھے۔ انہوں نے وقتی سیاسی ضرورت اور جماعت سازی کی بجائے افراد سازی کو ترجیح دی وہ روحانی ترقی، باطنی کمال، اسلامی سیاست، مذہبی انقلاب اور نفاذ شریعت جیسے عظیم مقاصد کے لئے مجاہدے، سرفروشی و جانبازی، جہاد و قربانی، تجدید و انقلاب، فتح و تسخیر کی ضرورت و اہمیت کو جان کر بھی اخلاص و للہیت، روحانی و قلبی قوت، احترام اکابر اور سلف و صالحین کی کامل اتباع کو مقدم سمجھتے تھے۔ جب تک یہی وطیرہ رہا، اکبر کے دین الہٰی سے لیکر بھٹو شاہی کے سامراج تک برصغیر میں اسلامی اقدار کے تحفظ سیاسی کردار کے تسلسل اور علماء کی رہنمائی و قیادت کو دوام رہا۔

ایوبی آمریت کے خلاف بغاوت ہو یا ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت ہو، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا ملک میں سیاست و انقلاب کا کوئی مرحلہ، حالات پر علماء حق کا تسلط رہا اور سیاست کی نبضوں پر ان کے ہاتھ رہے مگر بدقسمتی سے لادین قوتیں اور اسلام دشمن عناصر جنکی مدتوں سے علماء حق کے شیرازہ کو منتشر کرنے ان کے مساعی و کردار اور باہمی اعتماد کو پارہ پارہ کرنیکی کوششیں بار بار ناکام ہو رہی تھیں، سالار قافلہ مولانا مفتی محمود رح کی وفات کے بعد ان کے لئے نقب زنی کے راستے ہموار کر دیے گئے، دشمنوں نے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھایا، دانستہ یا نادانستہ، بے اعتمادی اور باہمی انتشار کی اس فضاء نے بعض دوستوں سے عجلت پسندی میں کچھ ایسے کام بھی کرائے جن کی جرأت کوئی عالم دین تو کجا ایک عام گنہ گار مسلمان کو بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ برصغیر کی تاریخ میں کسی پارلیمنٹ میں نظام شریعت کا ایک جامع اور مکمل آئینی خاکہ شریعت بل کے نام سے پہلی مرتبہ جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تو لادین عناصر، باطل قوتیں، مرزائی لادینی سیاستدان اور ذمہ داران حکومت کو اس کی منظوری و نفاذ میں اپنا مستقبل تاریک نظر آیا تو آپس کے ہزاروں اختلافات کے باوجود اس کی مخالفت پر متحد ہوگئے۔ مگر دینی حمیت و غیرت اس وقت سر پیٹ کر رہ گئی جب علماء کہلانے والے بعض مذہبی حلقوں کے افراد نے بھی شریعت بل کے پوسٹر اور پمفلٹ پھاڑ ڈالے اور علی الاعلان اس کے خلاف مظاہرے بھی کئے العیاذ باللہ، جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر و رہنما اور مرکزی قائدین حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا

عبدالحق جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور، جن کی سیاسی بصیرت تدبر و فراست، ایثار و قربانی، روحانی مراتب اور عظمت و مقام پاک و ہند کے مسلمانوں میں مسلّمہ ہے ان کے گرانقدر آراء و پالیسی اور خالص شرعی اور اسلامی حکمت عملی پر فقرے کسے جانے لگے اور اب جبکہ اسلاف کی آخری یادگار استاذ الکل شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اپنے نحیف و نزار جسم، ہزاروں عوارض و امراض اور ڈاکٹروں کے باصرار مشورہ آرام کے باوجود سب کچھ تج کر تحریک نفاذ شریعت کے لئے میدان عمل میں کود آئے ہیں اور حریت و جہاد کے تاریخی تسلسل کو زندہ کر دیا ہے تو اس موقع پر سب کو اپنی ذاتی رنجشیں، عارضی تشخص اور سیاسی وجاہتوں سے بے نیاز ہو کر میدان عمل میں مجاہدانہ کردار ادا کرنا چاہیئے تھا۔ اس سے بھی قطع نظر، خود تحریک نظام شریعت اور شریعت بل ہی ایک ایسا نقطہ وحدت ہے جس کے فوری منظوری و نفاذ کی مساعی کی صحت و ضرورت میں کسی ادنیٰ مسلمان کو بھی کوئی شک اور تردد نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے ارباب علم و بصیرت کے صبر و تحمل رواداری، وسیع الظرفی اور عہدوں اور مناصب کی لالچ سے بے نیاز ہو کر ہر پہلو اور ہر ممکن راہ سے صلح و آشتی اور افہام و تفہیم کے باوجود بھی یار لوگ اپنی ڈگر چھوڑنے پر آمادہ نہ ہو سکے۔

اب جبکہ جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی دعوت پر ۲۲ اسلامی تنظیموں اور مذہبی جماعتوں کا متحدہ شریعت محاذ کے نام سے ایک مضبوط اتحاد قائم ہو چکا ہے چنانچہ جماعتی اکابر بزرگ اور کارکن پھر سے ہمہ تن تحریک نفاذ شریعت کے عمل میں مصروف جہاد ہو گئے ہیں۔ وقت کے تقاضوں اور حالات کی ضرورت کے پیش نظر رکھ کر ۱۵ نومبر کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ لاہور میں امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبیداللہ درخواستی دامت برکاتہم کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں چاروں صوبوں سے ہزاروں علماء کرام شریک ہوئے۔ انتخابی مرحلے میں جمعیۃ علماء اسلام کی نظامت (جنرل سیکرٹری) کے منصب جلیل کے لئے جناب مدیر الحق مولانا سمیع الحق مدظلہ کو منتخب کیا گیا جس کیلئے وہ ذہنا ہرگز تیار نہ تھے۔ آپ نے اسی وقت اپنے متعدد عوارض، مشاغل، ادارہ الحق دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی و انتظامی امور پارلیمنٹ اور متحدہ شریعت محاذ کی ذمہ داریاں اور ہمہ وقتی مصروفیات کے اعذار پیش کئے اور ان سب سے بڑھ کر انہوں نے بالحاح و اصرار اپنی کمزوری و گنہ گاری اور سراپا عصیان و خطا ہونے اور خود کو آپ نے اس عظیم و رفیع منصب کے لئے نااہل ہونے کا اصرار کیا اور معذرت پیش کی مگر امیر مرکزیہ حضرت درخواستی جن کی امارت میں حضرت مولانا مفتی محمود رح